استاد بدیع الزمان فروزانفر

اسلام اور تحصیلِ علم

قرآن مبین کی ہدایات اور رحمۃ للعالمین کی تعلیمات پر مبنی اسلامی معاشرے میں ترقی و توسیع ثقافت کے ایسے عظیم الشان امکانات موجود ہیں جو فلسفیوں اور تخیلی جنت کے نقشے پیش کرنے والے مفکروں کے حیطۂ خیال میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ چنانچہ یہ امر حیرت انگیز نہیں کہ مسلم معاشرے کے دور زریں میں اسلامی تہذیب و تمدن کو وہ ارفع مقام حاصل ہوگیا تھا جو آج اسلامی ثقافت کی تاریخ سے ناواقف اصحاب کے فہم سے بالا اور اس سے آشنا حضرات کے لئے باعثِ استعجاب ہے۔

اسلام نے ارتقائے ثقافت کے جن امکانات کو اُجاگر کیا اور جو آگے چل کر اسلامی معاشرے کی نمو کا باعث بنے ان کا مطالعہ اس لحاظ سے بے حد سود مند ہے کہ ان کی مدد سے ہم ان ذرائع و وسائل کو سمجھ سکتے ہیں جنہیں اختیار کرنے سے حلقہ بگوشانِ اسلام نے انسانیت کو خوشی اور خوش حالی سے ہمکنار کیا۔

اسلامی ثقافت کی ترقی کے اسباب میں سے ایک معنی خیز سبب وہ نظریہ تھا جو اسلام نے علم اور اربابِ دانش کے بارے میں پیش کیا۔ مہذب ترین معاشرے کے قیام کے پیشِ نظر دین اسلام میں علم کی اہمیت پر بے حد زور دیا گیا ہے۔ علم و فکر کی ضرورت سے متعلق قرآن پاک میں متعدد اشارات ملتے ہیں کہ عالم طبعی اور عالم انسانی پر غور کرنا چاہیئے:

"اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض" اور "ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب"۔ علم کا حصول بہت اہم ہے۔

"قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون انما یتذکر اولوا الالباب" "ویرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات"۔ "ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً"۔

ایک عالم کی شہادت اتنی ہی درست ہے جتنی فرشتوں اور خود اللہ تعالےٰ کی شہادت۔

"شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملئکۃ واولوا العلم قائماً بالقسط"۔

جیساکہ امام غزالی نے فرمایا ہے اس آخری نکتے سے اس امر کی مکمل وضاحت ہو جاتی ہے کہ اسلام نے

تحصیل علم کو کتنا بلند درجہ بخشا ہے (احیاء العلوم جلد اوّل صفحہ ۱۱) مزید برآں قرآن مجید کی رو سے تحصیل علم ایک فرض ناگزیر ہے۔

"فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون"

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تحصیلِ علم میں بے انتہا دلچسپی کا اظہار فرمایا۔

"من جاء الموت وھو یطلب العلم لیحی به الاسلام فبینه وبین الانبیاء فی الجنة درجة واحدة"

نیز:

"العلماء ورثة الانبیاء" و "اقرب الناس من درجة النبوة اهل العلم والجهاد" و "یشفع یوم القیامة ثلاثة الانبیاء ثم العلماء ثم الشهداء"

غزوۂ بدر کے بعد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جنگی قیدیوں کی رہائی کا حکم صادر فرمادیا جنہوں نے دس دس بچوں کو لکھانے، پڑھانے اور حساب سکھانے کی ذمے داری قبول کی۔ آپ نے اپنے صحابہ اور پیروؤں پر زور دیا کہ جہاں تک ممکن ہو تحصیلِ علم کریں۔ مثلاً آپ نے زید بن ثابت (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کو عبرانی یا شاید سریانی یا دونوں زبانیں سیکھنے کے لئے ارشاد فرمایا (اسد الغابہ، جلد اوّل، ص ۶۲۲ وصحیح بخاری)

بلاشبہ اسی ہمت افزائی کے باعث مسلمانوں میں تحصیلِ علم کا رجحان بڑی شدت سے پیدا ہوا۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ عہدنامۂ قدیم و جدید سے واقف ہوئے اور عبداللہ ابن عمرو عاص نے عہدنامۂ قدیم اور سریانی زبان کا علم حاصل کیا۔

علم کے بارے میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے باعث آپ کے صحابہ اور دوسرے مسلمان علماء کے ساتھ انتہائی انکساری کے ساتھ پیش آتے تھے۔

روایت ہے کہ ایک بار عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے مشہور عالم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو گھوڑے پر سوار ہوتے وقت سہارا دیا اور بتایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ہدایت فرمائی تھی۔

اس سلسلے میں خلفاء، ملوک، وزراء حتیٰ کہ عوام نے بھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال کو شمع راہ بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ سن ہجری کی ابتدائی صدیوں میں علماء کو تمام دنیائے اسلام میں بے حد عروج حاصل ہوا۔ متعدد مستند کتابیں اس حقیقت کی شہادت دیتی ہیں۔

مسلمانوں نے اپنے دین کی اشاعت کے مدِّنظر متعدد ملک فتح کئے اور یوں وہ مختلف قسم کی ثقافتوں سے دوچار ہوئے۔ اسلامی اور غیر اسلامی عقائد کے رابطے سے ایک ایسی اعلیٰ ثقافت ظہور میں آئی جو دنیا نے قدیم

کی تمام ثقافتوں کے بہترین عناصر کی حامل تھیں۔

اسلامی ثقافت میں دنیوی اور روحانی عناصر کے مابین ایک توازن موجود ہے۔ اس اعتبار سے یہ دنیا بھر میں پہلی اور واحد ثقافت ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ قرونِ وسطیٰ کی دنیا تبدیل کرنے اور نئے عالمی چشم انداز کو وجود میں لانے کے لئے دوسری تمام تہذیبوں سے بازی لے گئی۔

ابتدائی دَور کے مسلمانوں نے تحصیلِ علم کی خاطر دور دراز ملکوں کا سفر اختیار کیا اور دنیائے اسلام کے جس گوشے میں بھی پہنچے، اسلامی اخوت کے باعث گھر کا سا ماحول پایا۔ اسلام کے ابتدائی دَور ہی سے احادیث کی تلاش میں مسلمان سیاحت کرنے لگے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب عبداللہ ابنِ عباسؓ مدینہ منورہ میں احادیث جمع کر رہے تھے انہیں نہ گرمی کی پروا تھی نہ بادِ سموم کی۔ احادیث جمع کرنے کے لئے وہ اتنے بیتاب تھے کہ معلوت حاصل کرنے کے لئے وہ لوگوں کو نیند سے بیدار کر لیتے تھے۔ اسی طرح ابوذر غفاریؓ نے ایک بار احادیث کی تلاش میں شام کا طویل اور جانکاہ سفر اختیار کیا۔

علم کی دوسری اصناف کو بھی اسی طرح مقبولیت حاصل تھی۔ علماء اسلامی دنیا کے گوشے گوشے میں پھرتے اور منظومات ضرب الامثال اور اصطلاحات وغیرہ جمع کرتے تھے۔ آگے چل کر جب یہی مستعدی اور سرگرمی علوم کی طرف منتقل ہوئی تو اس کا نتیجہ اسلامی ثقافت اور دنیا کی تہذیبی ترقی کی صورت میں ہمارے سامنے آیا۔

اسلام نے علم اور انفاق مال کو جو اہمیت دی ہے اس کے باعث مخیر حضرات کے عطیات سے مدرسے، اکادمیاں، خانقاہیں، کتب خانے اور رصدگاہیں قائم ہوئیں۔ مشہور نظامیہ مدارس، الازہر، مستنصریہ مدارس اور اسی قسم کے دوسرے ادارے جہاں مشاہیر نے تربیت پائی، خود لوگوں نے قائم کئے تھے۔ مسلمانوں کے ہر فرقے نے اپنا ایک مخصوص علمی مرکز قائم کر رکھا تھا جو ہر خاص و عام کے لئے کھلا ہوتا تھا اور ہر طبقے کے لوگ جن میں مستورات بھی شامل تھیں، ان درسگاہوں سے فیض یاب ہو سکتے تھے۔

یہاں یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ عورت کو اسلام نے بہت معزز مقام دیا ہے۔ انہیں جہاد میں حصہ لینے اور حسبِ خواہش تعلیم حاصل کرنے کی عام اجازت دی۔ اسلامی معاشرے میں ایسی کئی عورتوں کے نام ملتے ہیں جنہوں نے تقویٰ، شجاعت یا علم کے اعتبار سے شہرت حاصل کی ہے۔ مثلاً رابعہ العدویہ اور فاطمہ نیشاپوریہ کا شمار صوفیائے عظام میں ہوتا ہے۔ زینب بنت عبدالرحمٰنؒ کو احادیث اور فقہ اسلامی پر عبور حاصل تھا۔ زینب بنت مکی مشہور معلمہ تھیں۔ فاطمہ بنت محمد سمرقندی جو مشہور امام علاؤالدین مسعود کاشانی کی بیگم تھیں، علمی مباحثوں میں اپنے خاوند کا ہاتھ بٹاتی تھیں اور نورالدین محمود زنگی عادل شام ان کا بے حد احترام کرتے تھے (جواہر الحانیہ جلد دوم ص ۲۷۸)

ان کے علاوہ کچھ اور مشہور و معروف خواتین کا نام بھی لیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر سیدالوزارۃ حنبلیہ، ست العرب ام محمد اور عائشہ بنت محمد ابن عبدالہادی جنہیں فقہ میں سند کا درجہ حاصل تھا۔ ان میں سے بعض نے

کئی ایسے علماء کو درس دیا جو آگے چل کر مشاہیر کی صف میں شمار ہوئے۔

اس طرح مسلمانوں کو وہ ذرائع و وسائل حاصل ہو گئے تھے جن سے ایک وسیع ثقافت تخلیق کی جا سکے، اور یوں انہوں نے انسانیت کی گراں مایہ خدمات سرانجام دیں۔

مطبوعاتِ بزمِ اقبال و مجلسِ ترقی ادب

مجلہ اقبال۔ سہ ماہی اشاعت دو انگریزی دو اردو شماروں میں۔ مدیر۔ ایم۔ شریف۔ بشیر احمد ڈار۔ سالانہ دس روپے۔

صحیفہ۔ سہ ماہی مجلہ۔ مدیر سید عابد علی عابد۔ سالانہ دس روپے۔

میٹافزکس آف پرشیا	مصنفہ علامہ اقبال	۵ ـ ۰ ـ ۰
اِمج آف دی ویسٹ اِن اقبال	مصنفہ مظہر الدین صدیقی	۲ ـ ۰ ـ ۰
اقبال اینڈ والنٹرزم	مصنفہ بشیر احمد ڈار	۶ ـ ۰ ـ ۰
ذکر اقبال	مصنفہ عبدالمجید سالک	۵ ـ ۰ ـ ۰
اقبال اور ملا	مصنفہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم	۰ ـ ۱۲ ـ ۰
مکاتیبِ اقبال	بنام خان محمد نیاز الدین خان مرحوم	۱ ـ ۴ ـ ۰
تقاریر یومِ اقبال	۱۹۵۷ء	۱ ـ ۴ ـ ۰
علامہ اقبال	مترجمہ صوفی غلام مصطفٰے تبسم	۱ ـ ۸ ـ ۰
فکر اقبال	مصنفہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم	۱۰ ـ ۰ ـ ۰
غیب و شہود	مترجمہ سید نذیر نیازی	۳ ـ ۴ ـ ۰
حکمت قرآن	مترجمہ صوفی غلام مصطفٰے تبسم	۱ ـ ۰ ـ ۰
تعارفِ جدید سیاسی نظریہ	مترجمہ عبدالمجید سالک	۲ ـ ۱۲ ـ ۰
فلسفۂ شریعت	مترجمہ شیخ عنایت اللہ	۵ ـ ۰ ـ ۰
فلسفۂ جدید	مترجمہ آنند کار حسین	۲ ـ ۰ ـ ۰
نظامِ معاشرہ اور تعلیم	مترجمہ عبدالمجید سالک	۴ ـ ۰ ـ ۰
فلسفۂ ہند و یونان	مترجمہ شفیق عہدی پوری	۳ ـ ۰ ـ ۰

ملنے کا پتہ:۔ سکرٹری بزمِ اقبال و مجلس ترقی ادب۔ کلب روڈ۔ لاہور